پروفیسر حکیم سید محمد کمال الدین حسین ہمدانی
مسلم یونیورسٹی علی گڑھ۔

فرہنگ و تمدن

شیخ الرئیس بو علی سینا حیات اور خدمات

شیخ الرئیس بو علی سینا ایک ایسی نابغہ روزگار شخصیت کے حامل تھے جو صدیوں میں پیدا ہوتی ہے۔ طبی دنیا نہ صرف شیخ الرئیس کے آثار و افکار سے متاثر رہی ہے۔ بلکہ فلسفہ طبیعات، نفسیات، تصوف و اخلاقیات و ادبیات وغیرہ میں انھوں نے ایسی محیر العقول تحریریں یادگار چھوڑی ہیں جو بے مثل ہیں۔ ان کی تصانیف کی تعداد مختلف علوم و فنون متداولہ پر بکثرت ہیں لیکن ان کا خاص میدان فلسفہ اور طب رہا۔ فلسفہ میں ان کی جامع شاہکار کتاب الشفاء اور علم طب میں اُن کا یادگار نامہ ''القانون فی الطب'' ہے۔

شیخ الرئیس کی مستند سوانح ان کے شاگرد رشید ابو عبید جوزجانی نے لکھی ہے جو نہایت مستند ہے اس کا اقتباس یہ ہے: شیخ الرئیس کے والد بلخ کے باشندہ تھے۔ نوح بن مقصود کے عہد میں وہ بخارا منتقل ہوئے جہاں ان کو علاقہ خرمتین کی جائداد ملی۔ اس کے قریب افشنہ میں انہوں نے شادی کی اور یہیں شیخ کی ولادت ۳۷۰ھ/۹۸۰ء میں ہوئی اور وہ والد کے ساتھ بخارا آئے جہاں اساتذہ سے قرآن و ادب کی تعلیم حاصل کی۔ ان کے والد اسمٰعیلیوں کا عقیدہ رکھتے تھے۔ بخارا میں جب عبد اللہ ناتلی تشریف لائے تو حصول تعلیم کے لئے ان کی جانب رجوع ہوئے اور کتاب ایساغوجی پڑھی۔ دوران تعلیم جو مسئلہ ان کے استاد بیان کرتے تھے اس سے بہتر شیخ اس کی تصویر پیش کرتے تھے جس پر ناتلی کو بہت تعجب ہوتا تھا۔ بعد ازاں شیخ نے دیگر کتب کا مطالعہ خود شروع کیا اور شروح کی مدد سے منطق میں کمال پیدا کرلیا۔ اسی طرح اقلیدس کے مسائل کو خود حل کیا۔ اسکے بعد شیخ کو علم طب کے حصول کا شوق پیدا ہوا اور اس فن

میں بھی بہت جلد کمال حاصل کرلیا حتیٰ کہ فضلائے طب بھی شیخ سے علم طب کا درس لینے لگے۔ شیخ نے فلسفہ، کلیات کے علاوہ معالجات میں بھی مہارت کامل حاصل کی اور فقہ اور دیگر علوم متداولہ کی تحصیل بھی بدرجہ اتم کی حتیٰ کہ اٹھارہ سال کی عمر میں علوم مروجہ و متداولہ میں مہارت حاصل کرلی۔ شیخ نے ہمسایہ ابو حسین عروضی کی فرمائش پر کتاب مجموعہ تصنیف کی اور ایک دیگر ہمسایہ ابو بکر برقی جو علم النفس کا ماہر تھا اسے اس علم پر کتاب لکھنے کی فرمائش کی شیخ نے اس کی فرمائش پر کتاب الحاصل والمحصول تصنیف فرمائی نیز اخلاق کے موضوع پر کتاب البر والاثم کے نام سے لکھی۔ اس کے بعد شیخ کے والد کا انتقال ہوگیا اور حالات تبدیل ہوئے اور سلطنت کے کاموں کی ذمہ داری بھی شیخ کو سنبھالنے کے لئے بخارا چھوڑ کر کالج منتقل ہونا پڑا۔ یہاں ابو الحسن سہلی وزیر تھا جو علوم کا دلدادہ تھا اس نے حکومت سے شیخ کا مشاہرہ بقدر ضرورت مقرر کردیا اس کے بعد شیخ کو جرجان جانا پڑا۔ اور وہاں سے دھستان گئے جہاں سخت بیمار ہوئے پھر جرجان واپس آگئے۔ یہاں شیخ نے ایک قصیدہ لکھا جس کا مطلع یہ تھا۔

لما عظمت فلیس مصر واسعی

لما غلا ثمنی عدمت المشتری

جب عظمت کی بلندیوں پر بیٹھا تو کسی شہر کے اندر گنجائش نہ ملی، قیمت گران ہوئی تو کوئی خریدار نہ رہا۔ جرجان میں ابو محمد شیرازی شیخ الرئیس کے علوم کا قدردان تھا۔ اسنے شیخ کو ایک مکان خرید کر دیا جہاں وہ فروکش ہوئے اور ان سے منطق پڑھی اور انہی کے لئے شیخ نے کتاب المبداء والمعاد اور کتاب والارصاد الکلیہ لکھی۔ اور القانون فی الطب کی پہلی جلد کلیات قانون بھی تصنیف کی اور متعدد کتابیں تصنیف کیں۔ کتاب الشفاء فلسفہ طبیعیات ومابعد الطبعیات والٰہیات پر اٹھارہ جلدوں میں القانون چودہ جلدوں میں کتاب النجاۃ کی تین جلدیں الہدایہ ایک جلد کتاب المباحث ایک جلد، عقائد میں کتاب الاشارات جس کی شرح (شرح کتاب الاشارات) محقق طوسی نے لکھی اور متعدد رسائل مختلف موضوعات پر تصنیف فرمائے۔

شیخ پھر ری تشریف لے گئے اور وہاں صاحبزادہ مجد الدولہ کی خدمت میں مشرف ہوئے یہاں آپ نے کتاب المعاد تصنیف فرمائی اس کے بعد شمس الدولہ نے ان کی تعریف سنی تو شیخ کو طلب کیا۔ علاج معالجہ سے اسے شفاء ہوئی تو شیخ کو خلعتوں سے سرفراز کر کے رخصت کیا اور شیخ ہمدان پہنچے جہاں ارکان سلطنت نے آپ کو وزارت کا عہدہ پیش کیا جسے آپ نے منظور فرمایا مگر فوج میں ان کے خلاف بغاوت پیدا ہوگئی تو فوج نے آپ کا تمام اسباب وسامان ضبط کرلیا اور آپ کو مقید کردیا۔ امیر سے آپ کے قتل کا مطالبہ بھی ہوا مگر اس نے منظور نہ کیا البتہ فوج کی منشا کے مطابق آپ کو جلاوطن کردینے پر اکتفا کیا۔ اتفاقاً شمس الدولہ کو قولنج کی شکایت دوبارہ لاحق ہوئی تو شیخ کو طلب کیا اور ہر طرح کی معذرت کی۔ آپ نے اس کا علاج کیا اور قدر ومنزلت کا اعزاز شیخ کو ملا وزارت دوبارہ سپرد کی گئی اس کے بعد آپ نے کتاب الشفاء لکھی جو طبعیات پر معرکہ کی کتاب ثابت ہوئی۔ شفاء سے فراغت کے بعد آپ نے القانون فی الطب کی تکمیل کی۔ اسی دوران تاج الملک نے آپ پر علاء الدولہ سے مراسلت کا الزام بھی لگایا۔ آپ کی مذمت کی اور آپ کو گرفتار کر کے فرد جان نامی قلعہ میں نظر بند کردیا۔ اس کے بعد علاء الدولہ نے حملہ کر کے ہمدان فتح کرلیا۔ تاج الملک نے شکست کھائی بعد ازاں علاء الدولہ نے ہمدان سے رجعت کی لیکن کچھ عرصہ بعد شیخ کو قلعہ فرد جان سے نکالکر اپنے ساتھ ہی ہمدان واپس لائے اور شیخ ہمدان میں شیخ علوی کے گھر فروکش ہوئے اور یہاں کتاب الشفاء کے جزو منطق کی تکمیل میں مصروف رہے۔

پھر شیخ نے اصفہان رحلت کرنے کا عزم کیا۔ راستے کی صعوبتوں کو اٹھا کر اصفہان پہنچے تو شیخ کے دوستوں اور نصیر الدولہ کے ندیموں اور خواص نے شیخ اور ان کے بھائی اور دو غلاموں کا شاندار استقبال کیا اور آپ کو، کونکبند نامی محلّہ کے اندر عبد اللہ بن بابی کے گھر مہمان رکھا۔

جب علاء الدولہ نے باب الکرخ پر حملہ کیا تو شیخ علاء الدولہ کے ہمرکاب تھے اسی

سفر میں شیخ کو قولنج لاحق ہوا کسی علاج سے شفاء نہ ہوئی آخر شرودیطوس استعمال کیا۔ کسی خادم نے شرودیطوس میں افیون زیادہ ملادی جس سے قبض بے انتہا بڑھ گیا اور شیخ اسی حالت میں اصفہان واپس ہوئے اور پھر ہمدان پہنچے۔ ہمدان پہنچ کر اس کی قوت مدافعت اس قابل نہ رہی کہ دفع مرض کرسکتے۔ پس شیخ نے علاج ترک کیا اور خیرات اور ذکر الٰہی کا سلسلہ جاری کیا۔ اسی حالت میں جمعہ کے روز رمضان ۴۲۸ھ/جون ۱۰۳۷ء میں وفات پائی اور انکا دفن ہمدان کی شہر پناہ کی قبلہ رخ دیوار کے متصل واقع ہوا۔ بلند گنبد دار مقبرہ اُن کی قبر پر تعمیر کیا گیا جس سے متصل ان کا مجسمہ بھی نصب کیا گیا جو زیارت گاہ خواص و عوام ہے اور راقم سطور بھی اس کے مقبرہ کی زیارت سے ۲۲/ستمبر ۲۰۰۴ء کو ہمائش بین الملل بوعلی سینا ہمدان کے دوران شرف یاب ہوچکا ہے۔

شیخ الرئیس صاحب تصانیف کثیرہ ہیں لیکن ان کی کچھ کتابیں بہت مشہور ہوئیں۔ فلسفہ میں کتاب الشفاء اور طب میں القانون فی الطب اور احکام ادویہ قلبیہ اور عقائد میں کتاب اشارات بہت مشہور ہیں۔ کتاب الشفاء شیخ نے فلسفۂ طبیعات پر ہمدان میں لکھنا شروع کی جب ان کو ہمدان کی وزارت پر دوبارہ شمس الدولہ نے سرفراز کیا۔ شمس الدولہ کی وفات کے بعد علاء الدولہ سے مراسلت کی اور اس کی مصاحبین میں شمولیت کی خواہش ظاہر کی اور وہ شیخ ابو غالب عطار کے مکان میں روپوش ہوئے۔ اس عرصے میں ابوعبید جوزجانی نے کتاب الشفاء کی تکمیل کی فرمائش کی۔ چنانچہ شیخ نے آٹھ آٹھ صفحات کے تقریباً بیس اجزاء اپنے قلم سے بنیادی مسائل پر تحریر کئے اور اپنی یادداشت اور حافظہ سے کام لے کر یہ کارنامہ انجام دیا۔ چنانچہ شیخ پچاس ورق روز تحریر فرماتے رہے حتیٰ کہ کتاب الحیوان اور کتاب النباتات کو چھوڑ کر طبیعات والٰہیات کے تمام مباحث قلمبند فرمادئے۔ منطق کی ابتداء کی اور اس کا بھی ایک جز تحریر کیا۔ اسی اثناء میں تاج الملک نے آپ پر علاء الدولہ سے مراسلت کا الزام لگایا اور اس جرم میں آپ کو قلع فردجان میں نظر بند کردیا گیا۔ اس کے بعد علاء الدولہ نے حملہ کرکے ہمدان پر قبضہ کرلیا

اور ہمدان رجعت کی اور شیخ کو بھی قلعہ سے آزاد کرادیا اور شیخ ہمدان میں شیخ علوی کے مکان میں فروکش ہوئے اور کتاب الشفاء کا منطق کا حصہ تصنیف فرمایا پھر اصفہان میں کتاب الشفاء کی تکمیل فرمائی کتاب الحیوان اور کتاب النباتات کی تصنیف بھی مکمل فرمائی۔

القانون فی الطب۔علم طب پر شیخ الرئیس نے ایک جامع کتاب القانون فی الطب تصنیف فرمائی جس نے طلبا کی علم طب کو دیگر طبی کتب کے مطالعے سے بے نیاز کردیا۔ یہ کتاب مدارس طبیہ میں بہت مقبول ہوئی۔

شیخ الرئیس نے القانون فی الطب جرجان میں لکھنا شروع کی اور رے میں اس کی تکمیل کی۔ یہ علم طب کے پانچ شعبوں پر حاوی ہے۔

جلد اول: امور کلیہ طب یہ جلد تشریح، حفظ صحت، ماہیت مرض، نبض وبول وبراز، کلیات ادویہ اور کلیات علاج پر حاوی ہے۔

جلد دوم: ادویہ مفردہ پر حاوی ہے اس میں مفرد دواؤں کا نام وماہیت اور مزاج اور افعال وخواص بیان کئے ہیں۔

جلد سوم: مخصوص امراء جسمانی کے ذکر پر مشتمل ہے اس میں اعضاء کی تشریح کے ساتھ ان کے امراض کا علاج بیان کیا ہے۔

جلد چہارم: امراض عامہ اور حمیات سے متعلق ہے۔

جلد پنجم: قرابادین ہے۔

شیخ الرئیس نے علم طب کے جملہ شعبوں کو القانون میں بڑی حکمت کے ساتھ مدون کردیا ہے۔ یہ کتاب نہ صرف ایران میں مقبول ہوئی بلکہ مغرب میں بھی درسیات طب کے لئے منتخب کی گئی۔ شیخ الرئیس مغرب میں اس وقت بحیثیت ماہر طبیب مشہور ہوئے جب جیرارڈ آف کریمونا (۱۱۱۴ء تا ۱۱۸۷ء) نے لاطینی زبان میں میڈیکل اسکولوں میں اس کی تعلیم کے لئے ترجمہ کیا۔ اس ترجمہ میں شیخ الرئیس ابو علی سینا کو Avicenna کے نام سے پیش کیا۔ یہ

ترجمہ یورپی ممالک میں بہت مقبول ہوا اور یورپی اسکولوں میں سولہویں صدی عیسوی تک داخل درس رہا۔ جیرارڈ آف کریمونا نے القانون کا یہ ترجمہ ٹولیڈو کے دار الترجمہ میں کیا جو اسپین کا مشہور شہر ہے۔

القانون فی الطب کا مکمل اردو ترجمہ ہندوستان میں علامہ حکیم مولوی سید غلام حسنین کنتوری نے کیا تھا جو مطبع منشی نولکشور لکھنؤ سے ۱۳۱۴ھ مطابق ۱۸۹۶ء پانچ جلدوں میں شائع ہوا۔

کلیات قانون کا ترجمہ بزبان فارسی حکیم فتح اللہ گیلانی نے ۱۰۰۲ھ/ ۱۵۹۳ء میں کیا جو مطبع منشی نولکشور لکھنؤ سے ۱۸۸۹ء میں شائع ہوا ادارہ تاریخ وتحقیق طب جامعہ ہمدرد ہمدرد نگر دہلی میں موجود ہے۔

ترجمہ وشروح کلیات قانون بزبان اردو اصل متن کے ساتھ حکیم محمد اکبر الدین نے دفتر المسیح قرول باغ دہلی نے شائع کیا۔ حصہ اول ۱۳۴۹ھ/ ۱۹۲۰ء میں اور حصہ دوم ۱۳۵۱ھ/ ۱۹۳۲ء میں شائع ہوا۔

ترجمہ وشرح کلیات قانون بزبان اردو حکیم خواجہ رضوان احمد پرنسپل طبیہ کالج سلہٹ نے دار التالیفات دہلی سے شائع کیا۔

یہ دونوں اردو تراجم ہندوستان کے طبیہ کالجوں کے نصاب تعلیم میں شامل رہے ہیں۔

راقم سطور نے کلیات قانون کا خلاصہ طبیہ کالج کے نصاب تعلیم کے مطابق تالیف کیا۔ یہ خلاصہ اصول طب کے عنوان سے قومی کونسل برائے فروغ زبان اردو، نئی دہلی اپریل تا جون ۱۹۹۸ء میں شائع کیا جو ڈائریکٹر قومی کونسل برائے فروغ زبان اردو ویسٹ بلاک ۱ آر کے پورم نئی دہلی ۱۱۰۰۶۶ سے دستیاب ہے۔ یہ خلاصہ ہندوستان کے طبیہ کالجوں میں مقبول ہوا۔ عام طور پر طلباء نے اس کتاب سے استفادہ کیا ہے۔

قانون کے خلاصے جو اطبائے قدیم نے کئے تھے ان میں قانونچہ مولفہ شمس الدین

محمد بن محمود الحیمنی نے بزبان عربی کیا۔ طب کے مبتدیوں کو اولاً یہی پڑھایا جاتا تھا۔ اس کا اردو ترجمہ حکیم محمد کبیر الدین صاحب دفتر المسیح قرولباغ دہلی سے شائع کیا۔ دوسرا خلاصہ موجز القانون مولفہ علاء الدین ابن الحزم القرشی (متوفی ۶۸۸ھ/۱۲۸۸ء) نے کیا۔ اس کا اردو ترجمہ حکیم کوثر چاندپوری نے ترقی اردو بیورو نئی دہلی سے ۱۹۸۴ء میں شائع کرایا۔ تیسرا خلاصہ نفیس شرح موجز القانون برہان الدین نفیس ابن عوض ابن جمال الدین حکیم المطبب کرمانی نے سمر قند میں تالیف کیا۔ چوتھا خلاصہ سدیدی مولفہ شیخ سدیدالدین گاذرونی متوفی (۶۹ےھ/۱۳۶۹ء) کو رحمن بخش نے کلکتہ سے ۱۸۲۸ء میں شائع کیا۔ پانچواں خلاصہ قسرائی مولفہ جمال الدین متوفی (۸۳۷ھ/۱۴۳۴ء) بزبان عربی۔ یہ کتاب مطبع منشی نول کشور سے تین جلدوں میں بار ہفتم ۱۹۰۷ء میں شائع ہوئی۔ یہ پانچ خلاصہ بہت مشہور رہوئے۔ اور درسیات طب میں شامل رہے ان کے علاوہ دیگر اطباء نے بھی خلاصے لکھے جن کی تفصیل زیر تحقیق ہے۔ پھر ان خلاصوں کی شروح بھی لکھی گئیں اور القانون فی الطب کے حواشی بھی بکثرت لکھے گئے جو ابھی تحقیق طلب ہیں۔ غرضکہ القانون پر اطباء نے اس قدر توجہ دی کہ کسی دیگر طبی کتاب پر اتنی توجہ نہ دی گئی۔ القانون فی الطب کی شرحیں بھی بکثرت لکھی گئی ہیں لیکن جامع الشرحیں یعنی شرح قانون محمود آملی اور علی حسین گیلانی زیادہ مشہور ہوئی اور اس کو بعنوان جامع الشرحین ۱۲۶۷ھ/۱۸۵۰ء مطبع محمد حسن لکھنؤ سے شائع کیا گیا۔ رضا لائبریری رامپور میں اس شرح کا دسویں صدی ہجری کا مخطوطہ موجود ہے۔ پروفیسر حکیم سید ظل الرحمن نے کتاب قانون ابن سینا شارحان وترجمان لکھی جس کا ترجمہ بزبان فارسی سید عبد القادر ہاشمی نے کیا ہے۔ ترجمہ انجمن آثار ومفاخر فرہنگی، ایران نے ۲۰۰۴ء میں شائع کیا ہے۔

شیخ الرئیس نے القانون فی الطب کی جلد سوم معالجات انسانی پر لکھی یہ کتاب بھی مستند قرار پائی مدارس طبیہ میں داخل درس رہی۔ شرح القانون مکمل علاء الدین علی ابن ابی الحرم القرشی الشافعی المعروف بہ ابن نفیس (متوفی ۶۸۷ھ/۱۲۸۸ء) نے لکھی تھی۔ اس شرح کی طبی

دنیا میں بہت پذیرائی ہوئی۔ مسیح الملک حکیم اجمل خاں (متوفی ۱۹۲۷ء) اس شرح کے بڑے مداح تھے۔ ان کا خیال تھا کہ گیلانی نے قانون کی اس شرح میں ہر عضو کی تشریح کرکے آخر میں بہت سادہ امراض اسباب، علامات ومعالجات اپنی طرف سے اضافہ کئے ہیں جنہیں شیخ نے نہیں لکھا۔ اس شرح کا سب سے اہم اور وقیع پانچ جلدوں پر مشتمل نسخہ رضا لائبریری رامپور میں موجود ہے۔ حاشیہ پر مصنف (شارح) کے قلم کی عبارتیں اس بات کی غماز ہیں کہ یہ نسخہ مصنف کے مطالعہ میں رہا ہے۔ القانون فی الطب جلد سوم کے حواشی بھی اطبائے قدیم نے لکھے ہیں جو بکثرت ہیں اور ان کی جامع فہرست تشنۂ تحقیق ہے۔ کچھ تفصیل جہان طب، ابن سینا نمبر شائع کردہ سینٹرل کونسل فار ریسرچ یونانی میڈیسن منسٹری آف ہیلتھ اینڈ فیملی ویلفیر گورنمنٹ آف انڈیا میں دیکھی جاسکتی ہے اور کچھ کتاب شارحان قانون ابن سینا وتراجم آن" میں ملتی ہے لیکن کتاب خانہ ادارہ ہمدانیہ جلالی ضلع علی گڑھ میں معالجات القانون کا ایک نادر مخطوطہ محشی موجود ہے جس کا ذکر مذکورہ بالا کتاب یا ابن سینا نمبر جہان طب میں بھی نہیں ہے۔ اس مخطوطہ پر حکیم سید علی اصغر خان ابن حکیم سید عسکری خاں ابن سید صداقت علی خاں مازندرانی کے دستخط ہیں جس سے واضح ہوتا ہے کہ اس مازندرانی خاندان اطباء کے مطالعہ میں یہ مخطوطہ رہا ہے اسکے کاتب عبد العلی ہیں اور اسکی کتابت یوم الجمعہ شہر جمادی الثانی سن ثمث جلوس شاہ عالم سلطان الہند ہے۔ پانچ سو اٹھائیس صفحات پر یہ مخطوطہ تحریر ہے۔ جملہ امراض جسمانی کے معالجات اس میں بیان کئے گئے ہیں اور اکثر امراض کو اضافات کے ساتھ محشی کیا گیا ہے۔

احکام ادویۂ قلبیہ:

شیخ الرئیس بوعلی سینا نے معالجات قانون کے علاوہ امراض قلب پر ایک جداگانہ رسالہ احکام ادویۃ القلبیہ تصنیف کیا ہے۔ اس بنا پر کہ قلب انسانی چونکہ مرکز روح ونفس بھی ہے اس لحاظ سے امراض قلبیہ پر ایک جداگانہ کتاب کی ضرورت درپیش تھی۔ چنانچہ شیخ الرئیس نے احکام الادویۃ القلبیہ نام کا ایک رسالہ جداگانہ تصنیف کیا اور اس میں نفسیات کا

ڈائریکٹر طب سے ملایا۔ شفاء الملک حکیم عبد اللطیف صاحب پرنسپل طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ احکام ادویہ القلبیہ کا ترجمہ بزبان اردو فرما کر ایران سوسائٹی کلکتہ سے ۱۹۵۶ء میں شائع کرایا۔

شفاء الملک حکیم عبد اللطیف صاحب پرنسپل طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ اپنی رائے پیش فرماتے ہوئے تحریر کرتے ہیں۔ ''میرے نزدیک شیخ الرئیس کی کتاب الادویۃ القلبیہ اسکی ذاتی تحقیق پر مشتمل ہے متقدمین اور متاخرین نے بے شمار کتابیں تصنیف کیں لیکن شیخ الرئیس نے ادویہ قلبیہ میں ہی نفسانی امراض وصفات کی توضیح اور طبی تدابیر پیش کیں۔ جس سے قبل کسی طبیب نے پیش نہیں کیا۔ شیخ الرئیس پہلا حکیم ہے جس نے سائیکولوجی (علم نفسیات) کا تعلق علم طب سے ثابت کیا ہے۔ خیر وشر، لذت والم، نفرت ومحبت، کینہ وعداوت، بغض وحسد غیض وغضب، ذکاوت وبلادت تمام امراض نفسانیہ کا مرکز قلب کو قرار دیا ہے اور اس کی ساخت اور اس کے مختلف قسم کے رطوبات اور اخلاط کو نفسانی کیفیات کا سبب قرار دیا ہے۔ جس کی اصلاح اور علاج ایک ماہر طبیب ہی کرسکتا ہے۔

غرضیکہ شیخ الرئیس پہلا حکیم ہے جس نے جسم کے مادی اور روحانی علاج سے بحث کی ہے اور روحانی ونفسانی امراض کا علاج بھی ادویہ سے تجویز کیا اور یہ تحقیق اس کو جملہ اطباء پر فوقیت دیتی ہے اور اطبا قدیم میں اس کو ممتاز قرار دیتی ہے۔

مذہب شیخ الرئیس کا خاندان فرقہ اسمٰعیلیہ باطنیہ سے تعلق رکھتا تھا۔ عہد اکبری کے قاضی القضات علامہ سید نور الدین شوستری علیہ الرحمہ نے مجالس المومنین میں شیخ کا تشیع ثابت کیا ہے۔ محقق طوسی علیہ الرحمہ نے شیخ الرئیس کی تصنیف اشارات کی شرح لکھی جو عقائد مذہب شیعہ کی ایک مستند کتاب ہے۔

شیخ الرئیس موحد تھا۔ حضرت رسول خداؐ واحکام رسولؐ خدا کا ان کے دل میں بڑا وقار تھا۔ اُس نے اپنے دوست صوفی ابو سعید ابی الخیر کو عقائد کے سلسلہ میں ایک خط لکھا تھا جس کا

اقتباس ملاحظہ ہو۔ تمہارے ظاہر وباطن اور اول وآخر صرف اللہ کی طرف ہونا چاہئے۔ تمہارے نفس کی آنکھ صفات باری کو دیکھ کر شرمگین ہونی چاہئے۔ نیز کبھی کبھی تم اپنے نفس کو ذہنی طور پر عالم ملکوت کی سیر بھی کرادیا کرو اور ان نشانیوں اور علامات پر بھی نفس کو غور کرادیا کرو جو عالم ملکوت میں وجود باری کے متعلق موجود ہیں۔ پھر جب تمہارا نفس اصلی مرکز سے نیچے آیا کرے تو اس کو یہ بھی بتلایا کرو کہ اللہ پاک بے عیب ہے جو پوشیدہ بھی ہے اور ظاہر بھی وہ ہر شے میں جلوہ گر ہے اور ہر شئے سے اس کا نور نمایاں ہے وفی کل شئی لہ آئینہ تدل علی انہ واحد۔

ہر شے میں خدا ہی کا ظہور ہے اور یہ اس امر کو واضح کرتا ہے کہ اللہ ایک ہے۔

جب تمہارے نفس میں ان باتوں کے سمجھنے کا ملکہ ہو جائے گا اور اس میں عالم ملکوت کے نقوش ظاہر ہو جائیں گے تو عالم لاہوت (عالم مقدس) تم پر ظاہر ہونے لگے گا اور پھر نفس خود اس بات کا فیصلہ کرے گا کہ میرے نفس کا زیادہ مستحق کون ہے۔ ان مدارج کے حاصل ہونے کے بعد تم کو اطمینان اور تسکین ہوگی۔

تم کو یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ تمام افعال میں بہتر فعل نماز ہے اور سب سے زیادہ سکون بخش چیز روزہ ہے۔ اس طرح صدقہ تمام نیکیوں سے زیادہ مفید نیکی ہے اور ریا تمہارے تمام اعمال کو ضائع وبرباد کرنے والی چیز ہے۔ بہتر عمل وہ ہے جو خلوص نیت سے کیا جائے اور بہتر نیت وہ ہے جو مرکز علم سے پیدا ہو۔ یاد رکھو حکمت فضائل کی جڑ ہے اور اللہ تعالیٰ کی معرفت سب چیزوں سے مقدم ہے۔ اللہ کے نزدیک کلمات خیر ہی قابل سماعت ہیں اور اچھے اعمال ہی قابل قبول ہیں۔

مخالفین نے شیخ الرئیس کو جب کافر کہا تو شیخ نے حسب ذیل اشعار کہے۔

کفر چو منے گزاف آسان نبود

محکم تر ایمان من ایمان نبود

(ترجمہ) مجھ جیسے آدمی سے کفر سرزد ہونا آسان بات نہیں ہے۔ اور میرے ایمان سے زیادہ پختہ ایمان کسی کا نہیں ہوسکتا۔

در دہر چومن یکے وآن ہم کافر
پس در ہمہ دہر یک مسلمان نبود

اس دنیا میں مجھ جیسے پختہ ایمان والے بھی اگر کافر ہیں تو پھر دنیا میں ایک بھی مسلمان نہ ملے گا۔

مصادر:

۱۔ اردو ترجمہ عیون الانبا فی طبقات الاطباء جلد دوم۔ ناشر سینٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن، وزارت صحت وخاندانی بہبود، حکومت ہند، نئی دہلی۔

۲۔ سوانح شیخ الرئیس ابن سینا، عباس محمود العقاد، مطبوعہ دار المعارف المطباعہ والنشر بمصر۔

۳۔ ترجمہ اردو ادویہ قلبیہ مصنفہ شیخ الرئیس بوعلی سینا مترجمہ اردو شفاء الملک حکیم عبد اللطیف۔ شائع کردہ ایران سوسائٹی کلکتہ ۱۹۵۶ء

۴۔ جہان طب، ابن سینا نمبر جلد ۲ اکتوبر۔ دسمبر ۲۰۰۰ء شمارہ ۲۵، ناشر مرکز کونسل برائے تحقیقات یونانی وزارت خاندان بہبود، حکومت ہند، نئی دہلی۔

۵۔ سائرل یلگڈ Cyril Elgyod ایران کی طبی تاریخ اور مشرقی خلفاء۔

۶۔ اسلامی طب شاہانہ سرپرستیوں میں مولفہ ابن مظہر قاضی معین الدین رہبر فاروقی، ناشر مکتبہ عین العلوم حیدر آباد دکن ۱۹۹۹ء / ۱۴۲۰ھ۔

۷۔ القانون فی الطب مصنفہ شیخ الرئیس ابو علی سینا مترجمہ اردو از علامہ حکیم مولوی سید غلام حسنین کنتوری مطبوعہ مطبع منشی نول کشور لکھنو ۱۳۰۲ھ۔

۸۔ مجالس المومنین۔ علامہ قاضی سید نور اللہ شوستری علیہ الرحمہ بزبان فارسی۔

۹۔ اصول طب۔ پروفیسر حکیم سید محمد کمال الدین حسین ہمدانی۔

۱۰۔ حقائق الکلیات مزاج واخلاط ۔ پروفیسر حکیم سید محمد کمال الدین حسین ہمدانی۔

۱۱۔ کتابیات کلیات، پروفیسر حکیم سید محمد کمال الدین حسین ہمدانی۔

۱۲۔ فرہنگ ہمدان، فصلنامہ پژوہشی فرہنگی ادارہ کل فرہنگ وارشاد اسلامی استان ہمدان سال دہم ، شمارہ ۴ ۳ سال ۱۳۸۳ ویژہ نامہ ہمایش بین المللی بوعلی سینا مدیر مسؤل یوسف شاہ حسینی۔

❁❁❁❁❁